مثنوی زہر عشق اور اس کے نقاد

از محمد حسن

مرزا شوق کی مثنوی ''زہرعشق'' اردو ادب میں غیر معمولی شہرت رکھتی ہے - اس مثنوی پر اردو زبان کے دو مشہور اہل قلم جناب مجنون گورکھپوری اور جناب مولانا عبد الماجد دریا بادی نے تنقیدیں لکھی ہیں - زیر نظر کتاب میں فاضل مصنف نے ان تنقیدوں کا محاسبہ کیا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ بڑا سخت محاسبہ کیا ہے -

'' زہر عشق'' کے ناقدوں پر تنقید کرتے ہوئے جناب محمد حسن نے بعض بڑی فکر انگیز اور حقیقت رس باتیں کہی ہیں اور ان کے کہنے کا ادبی انداز بھی بے شک بڑا انوکھا اور جاندار ہے - لیکن بد قسمتی سے کہیں کہیں ان کا لہجہ تلخی میں کافی غیر متین ہو گیا ہے اور وہ تنقید جیسے سنجیدہ موضوع میں اس طرح کے الفاظ لکھ گئے ہیں :- '' ماجد جو کچھ بھی کہتے ہیں جیسے بھی کہتے ہیں ' ڈھٹائی سے کہتے ہیں - بدنامی کا ڈر نہ رسوائی کا خوف - ہو بھی تو کیوں کر - وہ خود ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلم کو بدنام اور تحریر کو رسوا کرنے کی نیت باندھے ہیں '' -

مجنون گورکھپوری کی تنقید پر اظہار رائے کرتے ہوئے بھی مصنف نے یہی لہجہ اختیار کیا ہے جو واقعی افسوناک ہے - لیکن اس سے قطع نظر موصوف نے '' زہر عشق'' کے ناقدوں پر جو گرفت کی ہے ' وہ بہت حد تک مبنی بر حقیقت ہے اور اس سے تنقید عالی کی راہیں کھلتی ہیں -

جناب مجنون نے ''زہر عشق'' پر تنقید کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے :-
'' انسان جب اخلاقیات معاشیات مذہبیات سیاسیات اور تمام دنیا بھر کے خرافات سے عاجز ہو جاتا ہے تب وہ فنون لطیفہ سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے - چنانچہ فلسفہ جدید کے مسلمات میں سے ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ... ''

جناب محمد حسن نے جناب مجنون کی اس رائے پر بڑی اچھی بحث کی ہے ' اس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں :- '' رہی بات فلسفے کی تو وہ مجذوب کی بڑ نہیں - ایک منظم فکر ہے جس میں غیر معمولی بے کلی اور اضطراب اس لئے محسوس ہوتا ہے کہ حقیقت کی حقیقت متعین کرنے میں وہ دوسرے علوم و فنون سے نمبر لے جانا چاہتا ہے۔ اس کا کام یہ نہیں کہ فیصلہ کرے کہ '' فنون لطیفہ کو در اصل اخلاقیات و مذہب سے کوئی علاقہ نہیں ''

اور مذہب کیا ہے اس بارے میں موصوف کا نقطہ نظر ملاحظہ ہو :-

'' مذہب سے جو مجنون کو ایک کد ہے اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ مذہب کو عقائد کا گورکھ دھندا سمجھے بیٹھے ہیں - حالانکہ تمام علوم و فنون کے مجموعی شعور کا دوسرا نام مذہب ہے - تہذیب و تمدن کے راستہ ہی کو مذہب کہا جاتا ہے ' جس پر اخلاق و سیاست اور معاش و معیشت کے شاداب و بار آور درخت سایہ فگن ہیں کہ ان کی خوراک اسی سے حاصل ہوتی رہتی ہے - مذہب پر چلنے والے مہذب ہوئے جن سے تہذیب بنی جو علم و حکمت اور صنعت و حرفت و فنون کے ذریعہ تمناؤں اور ولولوں کی عکاسی کرتی رہی ہے ''۔

بحیثیت مجموعی کتاب بڑی دلچسپ اور فکر انگیز ہے اور اردو کے تنقیدی ادب میں ایک قابل قدر اضافہ ہے - ضخامت ۱۳۴ صفحات ٹائپ میں چھپی ہے۔ کاغذ انہایت اعلیٰ قسم کا۔ جلد بڑی اچھی قیمت ۷-۵۰ روپے

ناشر — مطبوعات الحسن ۱۸۰ مسجد بازار بہار کالونی کراچی - ۲۰

(م ، س)